رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	۱۹۰۲	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا فسبحان الذی اخزی الاعادی

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائٹر

فاروق

ایم قاسم علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | پنجشنبہ مورخہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت (الضیب اعداء) جمعہ کے دن علیل ہو گئی ۔ اس لئے نماز جمعہ نہ پڑھا سکے لیکن دوسرے روز سے الحمد للہ طبیعت اچھی ہے

۲۶ اپریل بعد نماز عصر حضور نے ایک خطبہ نکاح پڑھا ۔ جو ہماری زندگی میں آنے والی نصائح و ہدایات سے پر تھا

۳۔ امسال ہمارے ہائی سکول قادیان کے ۱۰ لڑکے امتحان انٹرنس میں پاس ہوئے ۔ جن کے نام یہ ہیں

(۱) سعد الدین (۲) محمد الدین (۳) عبد السلام قاضی (۴) علی محمد (۵) عبد الغفار (۶) غلام مصطفیٰ (۷) عبد المجید (۸) رحمت اللہ (۹) عبد الرحیم (۱۰) عبد اللطیف

۵ ۔ رسالہ احمدی انشاء اللہ عنقریب چھپے گا ؛

انگلستان میں اسلام چھ تازہ مسلمان

تازہ نو مسلم

(۱) سابق نام ہیوبرٹ ولیم ایبٹ اسلامی نام ناصر الدین گیفیٹ ۔ یہ دوست قاضی عبد اللہ صاحب کے زمانہ سے زیر تبلیغ تھے ۔ اب مولوی فتح محمد سیال کا لیکچر سنکر اسلام لائے ہیں ۔ یہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ممبر تعلیم یافتہ اعلیٰ طبقہ کے آدمی ہیں

(۲) سابق نام ایرک فیٹ ۔ اسلامی نام محمد اسحٰق ۔

(۳) " بیٹیا فیٹ ۔ " " ہاجرہ

(۴) " ایلی فیٹ " " محمد اسمٰعیل

(۵) " مانتی فیٹ " " محمد یعقوب

یہ یہودی خاندان برمنگھم میں کاروبار تجارت کرتا ہے اخویم محمد سلطان فیتھ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے ہیں ۔

(۶) سابق نام ڈیگی تویڈ ۔ اسلامی نام عزیزہ مسز عزیزہ والنٹو کی تبلیغ سے مسلمان ہوا ہے ؛

احمدیہ ہال میں لیکچرز

(۱) ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء مقرر فاطمہ کیتھلن ۔ مضمون میں کیوں مسلمان ہوئی ۔

(۲) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء ۔ مقرر مولوی عبد الرحیم نیر ۔ مضمون روحانی ترقی کے تین درجے ؛

(۳) ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء مقرر مولوی فتح محمد سیال ایم ۔ اے مضمون ۔ احمد و سلسلہ احمدیہ

لنڈن احمدیہ مسجد

دار الحکومت برطانیہ میں خدا کا گھر بنانے کے لئے جہاں ہندوستان میں زور سے چندہ ہو رہا ہے ۔ وہاں لنڈن میں بہترین جگہ تلاش کرنے کے لئے سرگرمی سے کوشش کی جا رہی ہے ۔ والسلام

عبد الرحیم نیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسری ملانوں کی ناحق کوشی

علم حدیث سے انکی جہالت

سیالکوٹ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک لیکچر امرت سر میں قرار پایا ۔ جس کا مضمون یہ تھا ۔ کہ دنیا کا آئندہ امن وامان اسلام سے وابستہ ہے ۔ اثناءِ لیکچر میں حضور نے فرمایا ۔ کہ عیسائیت تو خدا کو باپ بتاتی ہے ۔ مگر اسلام میں اس کے لئے " رب " کا لفظ آیا ہے ۔ اور اسلام میں تو خدا کو ماں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا بتایا ہے ۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے ۔ کہ رسول کریمؐ کے حضور جنگ کے قیدی پیش کئے گئے ۔ ان میں سے ایک عورت جس کے پستان دودھ سے پر تھے ۔ دوڑتی پھرتی تھی اور جو بچہ اسے ملتا اُسے اٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی ۔ پھر اپنے بچہ کی تلاش میں لگ جاتی ۔ جب اس کا بچہ اسے مل گیا ۔ تو رسول کریم صلعم نے فرمایا ۔ کہ کیا یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دے گی ۔ صحابہؓ نے کہا بس چلے تو نہیں کرے گی ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔

اس حدیث پر عطاء اللہ نام ایک ثناءاللہ کا چیلا بول اٹھا ۔ کہ حوالہ ۔ اس کے انداز سوال اور اصرار بے ہنگم سے صاف معلوم ہوتا تھا ۔ کہ اس کو یہ خبط قومی تھا ۔ کہ یہ حدیث نہیں ۔ اس لئے وہ بار بار کہتا تھا ۔ حوالہ بتاؤ ۔ یہ تو سب اصحاب خبرت کو معلوم ہے ۔ کہ یہ کوئی مناظرہ نہیں تھا ۔ جس میں حوالہ پوچھنے کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ وہ بھی اس صورت میں کہ خود معلوم نہ ہو ۔ ورنہ مناظرہ کی کتابوں میں اس کا نام مجادلہ رکھا گیا ہے ۔ بس ایک تقریر میں جو نہ تو احمدیت کے کسی مسئلہ خصوصی پر ہو رہی تھی ۔ اور نہ ہی خود پوچھنے والے کے مذہب کے خلاف تھی ۔ بول پڑنا اور ایک حدیث کا حوالہ پوچھنا شرانگیزی اور الغوا فیہ کا مصداق ہونا تھا ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بجائے اس کے کہ ثناءاللہ کے چیلے چانٹے اپنے مقصد میں کامیاب ہوں ؟ اور غیر احمدی اہالیان امرتسر پر بڑی وضاحت سے ثابت ہو گیا ۔ کہ ان کے معتقد علیہم مُلّا نے علم حدیث سے بالکل کورے ہیں ۔ اور وہ ایک ایسی حدیث کے مضمون سے بھی آگاہ نہیں ۔ جو بخاری اور مسلم حدیث کی دونو مشہور و معروف کتابوں میں موجود ہے ۔ جس سے مشکوٰۃ المصابیح کو ایک سرسری نظر سے بھی دیکھا ہو ۔ وہ بھی اس حدیث کو جانتا ہے ۔ مگر ثناءاللہ اہل حدیث کہلاتا ہے ۔ اور اس کے چیلے احادیث سے ایسے بے بہرہ اور ناواقف نکلے ۔ کہ انہیں حوالہ معلوم ہوتا تو کجا ۔ یہ بھی معلوم نہیں ۔ کہ یہ مضمون حدیث کا ہے ۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی وہ چلا اٹھا ۔ کہ حوالہ دو گویا اس کو یقین تھا کہ یہ حدیث نہیں ۔ اس بات کو خدا نے اس کی زبان سے کئی بار دہروایا ۔ تاکہ اچھی طرح واضح ہو جائے ۔ کہ یہ شخص احادیث نبوی سے اس قدر جاہل ہے ۔ جب اچھی طرح اس کے جہل مرکب کی تشہیر ہو چکی ۔ تو پھر یہ فتنہ فرو ہوا حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی جہالت و سفاہت کو خوب ظاہر ہونے دیا ۔ ورنہ اس حدیث کا حوالہ تو ہمارے مدرسہ احمدیہ کے طالب علم بھی جانتے تھے ۔ جو وہاں موجود تھے ۔

اخبار الفقیہ کی بے سمجھی دیکھئے ۔ کہ وہ بجائے اس کے جو اپنے مُلّانوں اور قائمقاموں کی جہالت پر نادم ہو الٹا حضرت خلیفۃ المسیح کی شان میں گستاخی کرتا ہے ۔ کہ ان کو حوالہ معلوم نہ تھا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ۔ یوں کہنا چاہیئے ۔ کہ خود پوچھنے والے کو اتنا بھی معلوم نہ تھا ۔ کہ یہ حدیث نبوی ہے ۔ ورنہ اسے کیا ضرورت تھی ۔ کہ وہ حوالہ پوچھتا کیا یہ اس کے عقیدہ کے خلاف تھی یا اس سے اسلام کی کوئی ہتک ہوتی تھی ۔ اگر وہ ایسا سمجھا ۔ تو یہ امر بھی اس کے ایمان نمونے پر دلالت کرتا ہے ۔ کہ وہ ایسی بات پر معترض ہوا جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ۔

اہل السنت والجماعت کی شہادت

جو کچھ ہم نے امرتسر کے ملانوں کی نسبت لکھا ۔ ممکن تھا ۔ کہ کوئی شخص اس کی نسبت کہ دے ۔ " مرزا بشیرالدین محمود احمد (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ) نے حدیث کا مضمون غلط بیان کیا ہو ۔ اس لئے عطاءاللہ نے حوالہ پوچھا ۔ یا حوالہ تو اسے معلوم تھا ۔ امتحان کے لئے پوچھا ۔ اس لئے ہم اہلسنت والجماعت (جو ہمارا سخت مخالف ہے) اس کی شہادت پیش کرتے ہیں ۔ اس عطاءاللہ کی زبانی یہ بیان درج ہوا ہے ۔

" مرزا صاحب نے فرمایا ۔ کہ اب میں بتلانا چاہتا ہوں ۔ کہ اسلام میں یہ عقیدہ کس طرح موجود ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی حدیث ہے ۔ ایک عورت تھی جس کا لڑکا جنگ میں گم ہو گیا تھا ۔ اور وہ اس کی تلاش کرتی پھرتی تھی ۔ بہت سی سرگردانی و حیرانی کے بعد جب وہ لڑکا اس کو ملا ۔ تو وہ اس کو پیار کرتی تھی ۔ اس وقت حضرتؐ نے فرمایا ۔ کہ خدا کو اپنے بندوں کی اس ماں سے زیادہ محبت ہے "

میں نے سوال کیا کہ روایت کا حوالہ دیجئے (اہل السنت والجماعت صفحہ ۷ ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۲۰ء) اس سے روز روشن کی طرح بلا کسی قسم کے شک و شبہ کے ظاہر ہے ۔ کہ حدیث کا مضمون تو حضور خلیفۃ المسیح نے صحیح بیان فرمایا ۔ اب اس پر سوال ہو سکتا ہے ۔ کہ عطاءاللہ نے کیوں پوچھا ۔ اس کے لئے اہل سنت والجماعت کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیئے :-

" اگر ایڈیٹر صاحب وکیل کی احکام قرآن وحدیث پر نظر ہوتی ۔ تو مرزا محمود احمد اور مرزائیوں کی تردید لکھتے اور خنی کی حمایت کرتے ۔ کیا ان کو یہ معلوم نہیں ۔ کہ آنحضرت صلعم پر جھوٹی حدیث کا بہتان باندھنا اور مسلمانوں کی نسبت ظاہر کرنا کہ ان کے یہاں خدا کو باپ ماننے کا عقیدہ ہے سخت گناہ ہے " (اہل السنتہ ۲۰ ۔ اپریل)

یہ بات کہ " خدا کو باپ ماننے کا عقیدہ " حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا ۔ عطاءاللہ خود اس کی تردید کر رہا ہے ۔ البتہ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از نزول المسیح صہ ۹۲

غیر احمدیوں کا اسلام

"جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں - وہ صرف پوست ہے - نہ مغز اور محض افسانہ ہے - نہ حقیقت - پھر کوئی کیونکر اس کو قبول کرے - اور جس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک شخص مذہب کو تبدیل کرنا چاہتا ہے - اگر وہی بیماری اس دوسرے مذہب میں بھی ہے - تو اس تبدیلی سے بھی کیا فائدہ - یوں تو ہر ہندو بھی دعویٰ کرتے ہیں - کہ ہم ایک خدا کے قائل ہیں - مگر خدا کا قائل وہی ہے - جس کی یقین کی آنکھیں کھل گئی ہیں - اور وہی گناہ سے بچ سکتا ہے - کہ جو یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھتا ہے - باقی سب قصے جھوٹ ہیں اور سب کفارے باطل ہیں - سو وہی زندہ خدا اس آخری زمانہ میں اپنے تئیں پیش کرتا ہے - تا لوگ ایمان لاویں - اور ہلاک نہ ہوں - قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے - بلکہ سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے - تمہاری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں - اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے - جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں - اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو - تو گواہی دے سکتے ہو - کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کتاب کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے - اور اگر واقعات خارجیہ کی شہادت کچھ چیز ہے - تو تم الفاظاً آپ ہی شہادت دے سکتے ہو - کہ اس موجودہ زمانہ میں تمہاری کیا حالتیں ہیں - سچ کہو کیا تم گناہوں سے اور تمام ان حرکات سے جو تقویٰ کے برخلاف ہیں - ایسے ڈرتے ہو - جیسا کہ ایک زہر ہلاہل کے استعمال سے انسان ڈرتا ہے - سچ کہو - کیا تم اس تقویٰ پر قائم ہو - جس تقویٰ کے لئے قرآن شریف میں ہدایت کی گئی تھی - سچ کہو - وہ آثار جو سچے یقین کے بعد ظاہر ہوتے ہیں - وہ تم میں ظاہر ہیں - تم اس وقت جھوٹ نہ بولو - اور بالکل سچ کہو - کہ کیا وہ محبت جو خدا سے کرنی چاہیئے اور وہ صدق و ثبات جو اس کی راہ میں دکھلانا چاہیئے وہ تم میں موجود ہے - تم خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہو - کہ اس مردار دنیا کو جس صفائی سے ترک کرنا چاہیئے - کیا تم اس صفائی سے ترک کر چکے ہو - اور جس اخلاص اور توحید و تفرید سے خدائے واحد لاشریک کی طرف دوڑنا چاہیئے - کیا تم اس اخلاص سے اس کی راہ میں دوڑے ہو - ریاکاری سے بات مت کرو - اور لاف زنی سے لوگوں کو خوش کرنا مت چاہو - کہ وہ خدا درحقیقت موجود ہے جو تمہارے ہر ایک قول اور فعل کو دیکھ رہا ہے تم بات کرنے وقت اس قادر کا خیال کر لو - جس کا غضب کھا جانے والی آگ ہے - وہ جو جھوٹی شیخیوں کو ایک دم میں جہنم کا ہیزم کر سکتا ہے - سو تم سچ سچ کہو - کہ تمہارے قدم دنیا کی خواہشوں یا دنیا کی آبروؤں یا دنیا کے مال و متاع میں پھنسے ہوئے ہیں یا نہیں - پس اگر تمہیں خدا پر یقین ہوتا تو تم اس زہر کو ہرگز نہ کھاتے - اور قریب تھا کہ دنیا اس زہر سے مر جاتی - اگر خدا یہ آسمانی سلسلہ اپنے ہاتھ سے قائم نہ کرتا - اور اگر تم چالاکی سے کہو - کہ ہم ایسے ہی ہیں - جیسا کہ بیان کیا گیا - اور ہم میں گناہ کی تاریکی نہیں - اور پورے یقین کے انجن سے ہم کھینچے جا رہے ہیں - تو تم نے جھوٹ بولا ہے - اس لئے قبل اس کے جو تم مرو - خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے گی - یقین اپنے نوروں کے سمیت آتا ہے - کوئی آسمان تک نہیں پہنچ سکتا - مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے - اگر تم جانتے - کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے - تو تم اس سے انکار نہ کرتے - جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا اے غافلو! یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہیں سکتا - اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دور نہیں ہو سکتیں - جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسم اسلام ہے نہ حقیقت اسلام"

فاروق - پیارے ناظرین! یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاک کلام ہے - اس کو خوب غور سے مطالعہ کرو - اور پھر خود ہی فیصلہ کرو کہ آیا غیر احمدیوں کا یہی اسلام ہے - جس کا نقشہ حضرت نے ارقام فرمایا ہے خدارا پیغام بلڈنگس کے کسی ہوادار کمرہ میں قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھو - کہ "جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی پیش کر رہے ہیں - وہ صرف پوست ہے نہ مغز - اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت" اور مضمون کا آخری فقرہ کہ "جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسم اسلام ہے - نہ حقیقت اسلام" اب بتاؤ - کہ ایسے اسلام والے ہی تمہارے نزدیک مسلمان ہیں؟ انہیں کی خاطر پاک جماعت احمدیہ کو مخرب اسلام و دشمن اسلام کہہ کر اپنی عاقبت خراب کر کے دنیا پر گرتے جاتے ہو - افسوس - افسوس -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیب

گذشتہ سے پیوستہ

(۴) نبی اپنے غیب میں کبھی جھوٹا نہیں ہوتا

برخلاف اس کے دوسرے مدعی اکثر جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے علی الاعلان یہ لوگ کبھی مدعیانہ رنگ میں نکلتے ہی نہیں۔ مگر نبی کی کوئی پیشگوئی کبھی جھوٹی نہیں نکلتی۔ کیونکہ وہ سب خدا کی طرف سے ہوتی ہیں۔ دوسروں کی اکثر جھوٹ نکلتی ہیں۔ اور جو سچی ہوتی ہیں وہ بہت ذلیل اور پست حالت کی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں کوئی عزت اور قبولیت کے آثار نہیں ہوتے۔ غرض نبی کا غیب خالص سچ اور دوسروں کا بکثرت جھوٹ یا نہایت کم سچ کی ملونی اور وہ بھی اتفاقیہ۔

رہا یہ کہ انبیاء کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ پوری نہیں ہوئیں ان کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل شقوں میں سے کسی شق میں آجاتی ہیں:۔

(۱) الفاظ وحی کا مطلب سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے۔ مثلاً صلح حدیبیہ والے سفر میں بھی ہوا۔

(۲) وعدہ کبھی اور بہتر رنگ میں پورا ہو جاتا ہے مثلاً نبیؐ سے ابتر نہ ہونیکا وعدہ تھا۔ وہ بجائے نسل جسمانی کے نسل روحانی اور خلفاء کے ذریعہ سے پورا ہوا۔ (۳) یا موسیٰ سے ۳۰ رات کا وعدہ تھا۔ اسے بڑھا کر ۴۰ کر دیا گیا

(۳) وعید بسبب رجوع یا خوف یا استغفار کے ٹل جاتا ہے۔ (یہ ہر سہ امور انشاء اللہ علیحدہ بیان ہوں گے۔

(۵) انباء عظیم

نبی کی پیشگوئی اکثر انباء عظیم ہوتی ہے۔ اور منبع علوم ہوتی ہے۔ یعنی لغویات میں سے نہیں ہوتی۔ وہ ایک عظیم الشان بات اور حق باطل میں تمیز کرانے والی ہوتی ہے۔ معمولی باتیں بتانے سے کیا فائدہ۔ چونکہ نبی ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے ان کا ہر چھوٹے سے چھوٹا غیب اس وقت یا پورا ہونے پر یا مابعد کسی زمانہ میں ایمان ہدایت اور فرقان کا باعث ہوا کرتا ہے۔ گو بظاہر کسی وقت نظر نہ آوے مثال کے طور پر چند نمونے اس بات کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) حضرت جابرؓ کے والد جب جہاد میں شہید ہوئے۔ تو رسولؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔ کہ تیرے باپ کو حق تعالیٰ نے اپنے حضور طلب فرما کر کہا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ انہوں نے دنیا میں واپس جانا اور درجہ شہادت دوبارہ پانا طلب کیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قد سبق القول منی انھم لا یرجعون۔ کا وعدہ ہو چکا ہے یعنی مردے دنیا میں واپس نہیں جایا کرتے۔ یہ بات سنت اللہ اور الٰہی وعدہ کے برخلاف ہے۔

(خلاصہ۔ یہ ایک غیب تھا۔ جو رسول اللہ صلعم نے ان کے بیٹے سے ظاہر فرمایا۔ اور بظاہر معمولی بات تھی۔ مگر مسیح موعودؑ کے زمانہ میں یہ غیب ایک فرقان کی صورت میں اس طرح ظاہر ہوا۔ کہ یہ احمدیوں کے لئے حجت اور برہان ہو گیا۔ اس مسئلہ پر کہ جو مر جاتا ہے وہ دنیا میں پھر واپس نہیں آتا۔ دوسرے یہ کہ اس آیتہ میں جو قبلہ کا لفظ آیا ہے۔ اس کا تصفیہ بھی اس غیب نے کر دیا۔ کہ قبر سے صرف لبنتی ہی مراد نہیں۔ بلکہ ہر شخص مراد ہے۔

پس جو لوگ مانتے ہیں۔ کہ مسیح ناصری مر چکے مگر دوبارہ وہی آئیں گے۔ ان کے برخلاف اس زمانہ میں یہ غیب ایک حجت قاطعہ بن گیا

(۲) دوسری مثال سنئے رسولؐ نے فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیاً۔ یہ ایک غیب تھا۔ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی ہوتا۔ اب بظاہر یہ ایک بات ہے۔ مگر دیکھو ۱۳۰۰ سال کے بعد یہی حدیث امکان نبوت بعد از محمد مصطفیٰ (نبی) پر دلیل بن گئی۔ اور ہم میں اور غیر احمدیوں اور غیر مبائعین میں ایک فرقان کا کام دینے لگی۔ حالانکہ اس وقت شاید کسی نے بھی اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا ہو۔

اس حدیث پر مجھے کبھی کبھی ایک خیال آیا کرتا ہے۔ وہ یہ کہ بعض احادیث ایسی آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میدان حشر میں بہرے اور وہ لوگ جو ارذل عمر کو پہنچ چکے تھے۔ یہ عرض حضور الٰہی میں کریں گے۔ کہ یا الٰہنا ہم تو معذور تھے ہم تک نبی کی تبلیغ نہیں پہنچی تھی۔ ہمیں سزا نہیں ملنی چاہیئے ان لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نبی میدان حشر میں ہی برپا کرے گا۔ اور وہاں کچھ اس کے مصدق ہو جائیں گے۔ اور کچھ مکذب اور اس طرح ایسے معذور لوگوں کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تاکہ اللہ تعالےٰ پر الزام ظلم کا نہ آنے پاوے۔ ان احادیث کے مضامین پر مجھے یہ خیال آتا ہے۔ کہ وہ نبی جو حشر میں مبعوث ہونے والا ہے۔ ابراہیم ابن محمد رسول اللہ ہی ہونگے۔ کیونکہ آئندہ ہر نبی کے لئے تصدیق مہر نبوتؐ ضروری ہے۔ اور وہ ابراہیم کے لئے اس حدیث میں موجود ہے۔ دوسرے وہ آل محمد میں سے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خاتم النبیین کا فرمودہ غیب یونہی اکارت جاوے۔

امنت باللہ و رسلہ۔ یہ خیال ناظرین کے تفنن طبع کے لئے لکھدیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

میر محمد اسمٰعیل پانی پت (باقی آئندہ)

فاروق کے [illegible]
کیا آپ نے کبھی [illegible] اخبار فاروق [illegible]
صرف [illegible] فاروق قادیان [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکالمہ احمدی و غیر احمدی

(از بابو شیخ رحمت اللہ صاحب اسٹیشن ماسٹر ویرکا)

غیر احمدی - قرآن شریف سے مرزا صاحب (علیہ السلام) کا نام دکھلا دیں - تو میں آپ کی صداقت مانگوں

احمدی - اول آپ جس جس بزرگ پر ایمان لائے ہیں - اور انہیں سچا خیال کرتے ہیں - ان بزرگوں کے نام آپ دکھلا سکتے ہیں - یا انہیں دیکھ کر ایمان لائے ہیں - مثلاً آئمہ اربعہ یا خلفاء اربعہ یا گیارھویں والے امام اعظم علیہ السلام وغیرہ ہم ان سب کو آپنے دیکھا ہے - یا قرآن شریف میں ان بزرگان کے نام ہیں - یقیناً آپ نہیں دکھلا سکتے +

دوئم - جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا نام قرآن شریف سے دیکھئے - مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد +

غیر احمدی - احمدؐ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے -

احمدی - اس آیت میں جس احمد کی بشارت دی گئی ہے - وہ جناب مرزا صاحب مسیح موعودؑ ہیں - دیکھئے جہاں کہیں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ذکر آیا ہے - وہاں محمدؐ ہی لکھا ہے کلمہ شریف میں بھی محمدؐ ہی ہے نہ احمدؐ اور مسیح موعودؑ ہمیشہ احمدؑ کے نام پر ہی بیعت لیتے رہے احمدؐ کے معنے ہیں - اجبر الکلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریمؐ بھی آئے - اور مسیح موعودؑ بھی آئے - احمدؐ آپؐ ہی تھے - اس لحاظ سے آپؐ اللہ کی بڑی تعریف کرنے والے تھے - مگر آپ محمدؐ بھی تھے - اور مسیح موعودؑ بھی پیادر احمد اوڑھ کر اسم احمد سے مشرف ہے - چنانچہ وہ کہتا ہے :-

اسم من گردید اسم آں وحید
احمدؐ اندر جان احمدؑ شد پدید

کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدؑ سے خطاب کیا ہے بذریعہ وحی (و الہام اور آپؑ کا علم عند اللہ احمدؑ ہے اور اقرب الی الفہم وہ مسیح موعود ہی ہے - کیونکہ "یُدعیٰ الی الاسلام" کہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا - یہ وہ ہو سکتا ہے - جو اسلام کے بعد آئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داعی الی الاسلام تھے - نہ مدعو علیہ - دوم نبی کریمؐ کے عہد میں تلوار سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جاتی تھی - لیکن اس وقت اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہینگے - وہ مسیح موعودؑ کا وقت ہے کہ تقریر و تحریر سے اسلام کا مقابلہ کیا جا رہا ہے - سوئم "دین اسلام کا غلبہ باقی دینوں کے مقابلہ میں" یہ بھی مسیح موعودؑ کا وقت ہے - کیونکہ آنحضرت کے زمانہ میں ادیان کا ظہور نہ ہوا تھا - تو ان پر اظہار کس طرح ہوتا چوتھا تجارت سے ترغیب دینا یہ بات کی کثرت شغل والی ہے پانچواں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ تم اس طرح انصار اللہ بنو - جس طرح ابن مریم کہتا ہے - یعنی ترک جہاد بالسیف اور نرمی اخلاق سے سمجھانا - پس احمدؑ مرزا صاحب کا نام ہے

غیر احمدی - اس آیت میں ایک رسول کی بشارت ہے - تو کیا وہ رسول ہیں -

احمدی - بیشک وہ رسول ہیں - کیونکہ انہوں نے خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا - اللہ اور رسولؐ نے آپ کو نبی کہا ہے - اور کسی ولی یا مجدد نے اس زور شور سے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے -

غیر احمدی - اگر مرزا صاحب صادق ہوتے تو ان کا بڑا لڑکا مرزا سلطان احمد کیوں منکر ہوتا -

احمدی - لڑکے کے منکر ہونے سے مرزا صاحبؑ کاذب نہیں ٹھیر سکتے - نوحؑ کے لڑکے کا حال معلوم ہے - جو کہ منکر ہوا تھا - مگر خدا کے فضل سے جناب مرزا سلطان احمد صاحب کا یہ حال نہیں - خدا کے فضل ان کا بڑا صاحبزادہ یعنی مرزا صاحب کا پوتا مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے بمعہ اہل و عیال احمدی ہیں - چنانچہ غیر احمدی علماء کی تحریک پر بر وفات حضرت مسیح موعودؑ جو جواب مرزا سلطان احمد نے پیسہ اخبار میں شایع کرایا - قابل ملاحظہ ہے - وہو ہٰذا

مکرم بندہ - والا نامہ پہنچا - مشکور فرمایا ہمیشہ لوگ اپنی ذات اور اپنے نفس پر دوسروں کا فیصلہ کیا کرتے ہیں - ذاتی کاوشوں کو مذہبی رنگ میں لا کر نتائج نکالنے کے عموماً عادی ہیں جن جلد بازوں نے میری نسبت قادیان کے متعلق یہ خبریں اڑائیں - انہوں نے اپنے خیال میں یہ سمجھا - کہ سچا اسلام صرف یہی ہے - کہ ایک لڑکا اپنے باپ کے مرنے پر شرارت اٹھائے - قفل بند کردے - لیکن ان کو یہ معلوم نہ تھا - کہ میں اس قسم کے اسلام سے بیزار ہوں - اور میری رائے میں جو اسلام یہ سکھاتا ہے - کہ باپ کی بے عزتی اور بے وقری کی جاوے - اور باپ کے پسماندگان کے ساتھ فساد کیا جاوے وہ کفر اور ارتداد سے بھی بدتر ہے اگر ایسے شرمناک اسلام کی وجہ سے بہشت بھی مل سکے - تو میری رائے میں وہ دوزخ سے بھی زیادہ تر خوفناک ہے - لعنتی ہے وہ بیٹا اور کمبخت ہے وہ لڑکا جو باپ کی میت کو خراب کرے - اور چھوٹے بھائیوں سے ناحق الجھے - مسلمان ایک طرف تو یہ کہتے ہیں - کہ ماں باپ کے قدموں کے نیچے بہشت ہے - اور دوسری طرف یہ امید رکھتے ہیں - کہ ایک سمجھدار لڑکا باپ کی تخریب کا موجب ہو - اور دین اور دنیا میں روسیاہی سہیڑے - اور اگر میں یہ حرکت کرتا بھی تو کیا اس قصور پر کہ قادیان میں ان کی بدولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شب و روز قرآن کریم کی تلاوت اور آذان کی گونج رہتی ہے ۔ مجھے اسلامی جوش اس قدر مجبور کرتا ۔ اور میں اس قدر مومن ہو جاتا ۔ کہ قرآن خواں جماعت کو قادیان سے نکالنے کی فکر کرتا ۔ حاشا و کلا ۔

مرزا صاحب میرے والد تھے ۔ اگر وہ مجھ پر میری بعض کوتاہیوں کی وجہ سے ناراض تھے ۔ تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ میں ان کی قفل بندیاں کرتا پھرتا ۔ گو مجھے بعض مسلمان بھائی اس خاموشی کی وجہ سے کافر کہیں گے ۔ اور یہ کہ میں غیر متمدن مسلمان نہیں ہوں ۔ لیکن میں ایسوں کو یاد دلاتا ہوں ۔ کہ وہ اسلام مجھے ہرگز منظور نہیں ۔ جو والدین کی بے عزتی کو موجب رضاء خدا قرار دیتا ہے ۔ بلکہ میں اس اسلام کا قائل ہوں کہ جو یہ تعلیم دیتا ہے ۔ کہ ماں باپ کے قدموں کے نیچے جنت ہے ۔ مسلمانوں نے صرف افواہوں پر ہی بس نہیں کی ۔ بلکہ یہ تحریک بھی کی ۔ کہ اب اسلام کی امداد کا وقت ہے " یہ مسلمانوں کا اسلام ہے ۔ کہ باپ کو بے عزت کرا کر لڑکے کو جنت کا ورثہ دلاتے ہیں ۔ اختلاف خیالات ایک جدا رنگ ہے میں خوش ہوتا ۔ اگر مرزا صاحب مرحوم کے مخالف باوجود مخالفت کے مجھے یہ لکھتے ۔ کہ اگرچہ ہماری مذہبی مخالفت ہے ۔ مگر تم نے کوئی ایسی حرکت خلاف آبروئے والد نہ کرنا ۔ افسوس مسلمانوں نے تو یہ افواہیں اڑائیں اور ایک عیسائی افسر نے جب مسلمانوں کی اڑائی ہوئی یہ خبر سنی ۔ تو بذریعہ چٹھی کے یہ لکھا ۔ کہ ہم کبھی امید نہیں کرتے کہ تم سے کوئی ایسی ناجائز حرکت ہوگی!

آپ میرے پورانے دوست اور بھائی ہیں آپ خوب جانتے ہیں ۔ کہ میں ایسے . . معاملات میں کیسی طبیعت رکھتا ہوں خیر مجھے بعض مسلمانوں کا مذاق طبیعت اور اسلامی جوش معلوم ہو گیا ۔ کہ وہ اسلام کا منشا صرف فساد ہی جانتے ہیں ۔ اور ان کی نگاہ میں ادب ۔ بردباری اور احترام بندگان خدا و بزرگان خاندان کوئی شے نہیں ۔ قادیاں کی جماعت خدا کے فضل و کرم سے بمقابلہ میرے ہزار ہا درجہ نیک اور متقی ۔ عامل شریعت عاشق رسول عربی ہے ۔ قرآن ان کے ہاتھوں میں ہے ۔ اور درود ان کی زبان پر ۔ شب بیدار اور پرستار خدائے لایزال ہیں ۔ اور میرے اعمال خود آپ جانتے ہیں ۔ کیا ہیں ۔ باوجود ان اعمال کے ایسی جماعت کی مخالفت کر سکتا ہوں لوگ انہیں کافر سمجھیں اور قابل دار ۔ لیکن وہ مجھ سے حد درجہ نیک اور قابل عزت ہیں ۔ اور میں ان کو مسلمان جانتا ہوں ۔ مرزائی ٹولہ اگر خدا اپنی مرضی سے قادیان سے نکالے تو نکالے نہ وہ سلطان احمدؐ کے کہنے سے نکلتے ہیں ۔ نہ سلطان احمدؐ ان کو نکالتا ہے بلکہ ان کی مناسب دلجوئی پر مستعد اور تیار ہے ۔ میں کیا کل خاندان سے کسی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی ۔ آخر غیرت بھی تو کوئی شے ہے ۔ اور وہ منجملہ اسلام کے ہے . . . .

دنیوی معاملات میں اگر خاندان کے ممبروں میں کبھی کبھی اختلاف رائے ہو جاوے ۔ تو اس سے جلد باز لوگوں کو خوش نہ ہونا چاہیئے ۔ آخر ایک خاندان کے چھوٹے بڑے ممبر ایک ہی گوشت پوست کے ہیں ۔ ۳ جون سنہ ۱۹۰۸ء سلطان احمد جالندھر ۔

دیکھو روزانہ پیسہ اخبار جون ۱۹۰۸ء والحکم ۔ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

غیر احمدی ۔ مرزا صاحب اگر صادق ہوتے ۔ تو ان کا مرید ڈاکٹر عبدالحکیم ان سے کیوں منحرف ہوتا ۔

احمدی ۔ کسی مصدق کا غیر مصدق ہونا صادق کے کذب پر دال نہیں ہو سکتا ۔ از روئے اناجیل مروجہ حضرت مسیح ناصری کے بعض حواری ان کی گرفتاری کے وقت منکر ہو گئے تھے ۔ اور یہودا اسکریوتی نے تو ان کو پکڑوا بھی دیا ۔ دوئم ۔ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی منکر ہو گیا تھا ۔ تو کیا ان دونوں کے صادق ہونے میں

غیر احمدی ۔ اگر مرزا (صاحب) کی قبر کھودنے پر ان کا جسم ویسا ہی ہووے ۔ تو میں ان کو نبی مان لونگا ؛

احمدی ۔ بھائی جان! حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کا معیار منہاج نبوت پر پرکھیئے ۔ اگر پہلے نبیوں کی نبوت کو آپ نے ان کی قبریں کھود کر ہی قبول کیا ہے ۔ تو یہاں بھی آپ کا یہ کہنے کا حق ہے ۔ خود بخود اصول بنانے گناہ ہے ۔

نظم

کیا مزیدار ہے پر لطف زبان فاروق
ہو سکے کس سے بیاں مدحت شان فاروق

سامنے اس کے ٹھہرنا ہے نہایت دشوار
سر اڑاتی ہے مخالف کا سنان فاروق

کونسی جا ہے جہاں پر نہیں چرچا اس کا
ہر جگہ گونجی ہے ۔ واللہ اذان فاروق

چشم بد دور مدیر س . . کا ہے کامل اکمل
شیر اسلام وہ خالد سا جوان . . فاروق

فخر جتنا بھی کرے اس کے لئے زیبا ہے
کیونکہ ہے کوچۂ جاناں میں مکان فاروق

بخدا تو نے غزل خوب کہی ہے حافظ
مرحبا کہتے ہیں سب زندہ دلان فاروق

سلیم احمد خاں احمدی متعلم مدرسہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منکران خلافت کے لئے آخری تنکا

ملک احمد حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ
نیروبی افریقہ

یہ مضمون ملک احمد حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نیروبی کا عرصہ سے آیا ہوا تھا جو کاغذات سے آج ملا ہے چونکہ مضمون نہایت مدلل ہے۔ اور واقعی پیغام پارٹی کے لئے کمر شکن۔ اس لئے اس کو ناظرین فاروق کی دلچسپی اور پیغام لاہور کی راہنمائی کے واسطے شایع کیا جاتا ہے۔ شاید کوئی اس سے ہدایت پا جاوے۔ تو مجھے اور معزز مضمون نگار کو ثواب دوہرا حاصل ہو۔ ورنہ ایک ثواب تو ملے گا ہی۔

(ایڈیٹر)

اگرچہ جو کچھ خلافت کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔ وہ اس قدر کافی ہے۔ کہ کوئی عقلمند آدمی پڑھنے کے بعد اب خلافت کی ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔ میرے لئے اس پر مزید خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں۔ مگر انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے۔ کہ "آخری تنکا اونٹ کی کمر توڑ دیتا ہے" تا حال منکران خلافت نے ہمارے دلائل اور حوالہ جات کے بوجھ کو تو برداشت کر رکھا ہے۔ (میرا برداشت سے مطلب ان کا اپنی غلطی پر قایم رہنا اور ہٹ دھرمی ہے۔) اور اب شاید زیادہ بوجھ خواہ تنکے بھر ہی کیوں نہ ہو ان پر اگر ڈالا جاوے۔ تو وہ ان کی کمر توڑ دے۔ یعنی ممکن ہے کہ ذیل کے چند الفاظ ان کو اپنی ہٹ دھرمی پر قایم نہ رہنے دیں۔ اور وہ راہ راست پر آ جاویں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۰۸ء میں ضرورت خلیفہ پر ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس کا کچھ اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

"اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ تم ملہم نہیں۔ تمہاری کیا ضرورت ہے۔ کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہیں؟ ان کی اسّی کے قریب کتابیں موجود ہیں۔ وہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ **یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے** جو خدا تعالیٰ کی سنت کا علم نہیں رکھتے۔ اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ ...... غرض یہ سوال پہلے آدمؑ پر پڑتا ہے پھر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر ابوبکرؓ پر۔ پھر علیؓ۔ پھر مہدیؑ پر کہ جب سارے علوم رسالت مآب سنا گئے۔ تو مہدیؑ کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقی بات یہی ہے۔ کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور **شیرازہ اجتماع قایم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے**" (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ بابت سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۰۸ء مطبوعہ انوار احمدیہ مشین پریس)

یہ ہیں الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے جو آپ نے ۱۹۰۸ء کے سالانہ جلسہ میں فرمائے کہ "شیرازہ اجتماع قایم رہ سکتا ہے۔ ایک امام کے ذریعے" یہ نہایت صراحت سے ثابت کرتا ہے کہ جماعت کا ایک اور صرف ایک امام کے ماتحت رہنا ضروری ہے۔ نہ کہ انجمن یا ایک ہی وقت میں کئی خلفاءِ کے۔ یہ الفاظ کسی اجنبی زبان کے نہیں۔ کہ سمجھنے مشکل ہوں۔ بلکہ ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں۔ فتدبروا

ان الفاظ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کی فریس نگاہ نے کئی سال پہلے سے دیکھ لیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد منکران خلافت کا زہریلہ وجود پیدا ہونے والا ہے۔ اور آپؓ نے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے چھ سال پہلے فرمایا۔ کہ "یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے" (یہ کہنے والے کہ اب خلیفہ کی کیا ضرورت ہے۔ ذرا نوٹ فرمالیں) اور پھر یہیں بس نہیں کر دیا۔ بلکہ خلافت کی اشد ضرورت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرما کر منکرین کا قلع قمع کر دیا:—

"اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت میں کافی نہیں۔ مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہ سکتے ہیں کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ (شاید منکران خلافت کہ سکتے ہوں۔) عصر کو کیا۔ پھر شام کو کیا پھر عشا کو کیا۔ پھر جمعہ کو اکٹھا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے۔ پھر حج میں کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھا لی۔ تو دوسرے وقت کیا ضرورت ہے۔ (اسی طرح جب ایک خلیفہ کی بیعت کر لی تو دوسرے کی اب کیا ضرورت ہے۔) جب ان باتوں میں تکرار ضروری ہے۔ تو اس اجتماع میں بھی تکرار ضروری ہے۔ (اور جب اجتماع میں تکرار ضروری ہے۔ تو شیرازہ اجتماع قایم رکھنے کے لئے ایک امام کے ہونے .. میں بھی تکرار ضروری ہے یہ نہیں کہ ایک امام کی بیعت کر لی اور اس کے بعد ضرورت امام سے ہی منکر ہو گئے۔) یہ میں اس لئے بیان کرتا ہوں۔ تا تم سمجھو کہ ہمارے امام چلے گئے۔ تو پھر بھی ہم میں اس وحدت اتفاق اجتماع اور پرجوش روح کی ضرورت ہے" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء تقریر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ صفحہ سولہ شروع) بریکٹ میں لکھے ہوئے الفاظ راقم کے اپنے ہیں۔

ان الفاظ کے ہوتے ہوئے کوئی دانا انسان خلافت کی ضرورت سے منکر نہیں ہو سکتا اس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت میں خلفاء جیسا بابرکت وجود ہمیشہ رہیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر خلفاء بھی وہ جن کی بیعت ضروری ولازمی ہے۔ کیونکہ ہر ایک واقفکار آدمی جانتا ہے۔ کہ خلفاء جن کی مثال حضرتؐ نے دی ان سب کی بیعت اپنے اپنے وقت میں کی گئی۔ اور نہ صرف مرد ہی بیعت میں شامل ہوئے۔ بلکہ عورتیں بھی۔ کیونکہ بیعت کی منشاء صرف جنگی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ شیرازہ اجتماع کا رکھنا مقصود تھا۔ یعنی آپ (منکرین خلافت کے آمیر یا خلفاء) کی طرح خلیفہ بے اختیار بیعت (بے ملک نواب) نہ تھے ؛ اور پھر آپؐ نے خلفاء کا ہونا ایسا ہی ضروری قرار دیا۔ جیسے بار بار روٹی کھانا یا ہر نماز میں ایک امام کا مقرر کیا جاتا ✦

پس اے منکران خلافت! اگر آپ کے پاس کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔ یا کوئی قول حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا ہے۔ تو پیش کرو۔ مگر حوالہ دے کر جس سے معلوم ہو کہ آپ لوگ حق پر ہیں۔ ورنہ ؎

لے کے ہم اور ھیں لیٹیں یا بچھائیں کیا کریں
ایسے روکھے سوکھے پھیکے ہیں دلائل آپ کے

مانا کہ آپ سے ایک غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ اور غالباً نیک نیتی سے تو کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ اس قدر پریشان ہو کر گمان کر لیں۔ کہ اس غلطی کا ازالہ ہونا محال ہے غلطی کھانا انسانیت میں داخل ہے اور علی ہذا القیاس اس کا ازالہ بھی۔ اگر آپ آج اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں۔ کیونکہ ایسا کرنا قابل تحسین ہے۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسی طرف سے بھی آپ گھاٹے میں نہ رہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک تو اعتراف قصور ہے۔ اور پھر اس سے الحاق پسندیدہ ہے ہی۔ مگر آپ دیکھیں گے۔ کہ اس کی مخلوق بھی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اور خصوصاً ہم آپ کا بڑی محبت کے ساتھ استقبال کریں گے۔ اور ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی جو ایک غلطی کے مرتکب اس کو صحیح سمجھ کر ہوئے۔ اب اس کے واضح ہو جانے پر تائب ہوئے۔ کیونکہ کہتے ہیں۔ کہ صبح کا بھولا اگر شام کو آ جائے۔ تو اس کو بھولا نہیں بلکہ بھولا کہتے ہیں۔ پس بھولے بھالیو اپنے آپ کو بھولا ثابت کرو۔ کیونکہ آپ کو بھولا ہوا دیکھ کر ہمارا دل دکھتا ہے۔ غلطی پر اڑے رہنا اس کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ اور پھر غلطی اور اس کے نامعقول عذرات پر اترانا خالق و مخلوق دونوں کے نزدیک قابل نفرین ہے کیونکہ آپ کی غلطی کو آپ پر واضح کرنے کیلئے جو کچھ کہا اور لکھا جا چکا ہے۔ کچھ کم نہیں۔ اور اگر آپ اسی نیک نیتی سے جس سے آپ نے غلطی کھائی تھی اب بھی فکر کریں گے۔ تو یقین ہے۔ کہ آپ ضرور فوراً توبہ کریں گے۔ اور خلیفہ وقت کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہونگے۔ ع

تنکا ہے آخری آفر کچھ تو چاہیئے

فاروق نصف قیمت پر

فاروق کی اپیل پر اخویم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے پانچ روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے امداد دینے کا وعدہ فرما کر خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق کو شکر گذاری کا موقعہ بخشا ہے۔ اللہ تعالےٰ سیٹھ صاحب کو اس مخلصانہ ہمدردی کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین میں اس امداد کو اکیلا ہضم نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ دیگر احباب کو بھی سیٹھ صاحب سلمہ اللہ کی امداد کا شاکر بنانا ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ بیس پرچے فاروق کے ایک سال کے لئے نصف قیمت پر بیس غیر مستطیع احمدی احباب یا شائق اخبار غیر احمدی اصحاب کے نام جاری کروں پس ایسے خواہشمند دو روپیہ نصف چندہ اخبار بھیجکر سال بھر فاروق کا لطف اٹھائیں۔ یہ نصف قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ یا وی پی کی اجازت آنے سے وصول کی جائے گی۔ اخبار کا سالانہ چندہ چار روپیہ ہے۔ نصف منجانب سیٹھ صاحب مکرم محسوب ہوگا۔ اور نصف دو روپیہ درخواست کنندہ ادا کریں۔ ایسی درخواستیں بہت جلد ایڈیٹر فاروق کے نام آنی چاہئیں ؛ (مینیجر)

نعرۂ اسلام
بجواب
بانگ بے ہنگام

(از مولوی محمد محفوظ الحق صاحب علمی ایڈیٹر رفیق حیات)

بانگ بے ہنگام کے عنوان سے ایک نظم اتحاد اور الفقیہ امرتسر میں شایع ہوئی ہے۔ جو ایک صاحب نامی کوہ سوار کی تراوش طبع کا نتیجہ ہے۔

یہ نظم اہل نظر کے نزدیک بجز تک بندیوں کے اور کچھ نہیں۔ جس کی غرض احمدیوں کو سب و شتم ولعن طعن، اور حضرت سیدنا مسیح موعود اور آپؑ کے خلفاء کی تحقیر، اور توہین ہے، ہم اسکے جواب میں

اذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاما

پر عمل کرتے ہوئے اپنی پاک جماعت کی طرف سے "سنجیدہ مدافعت" کرتے ہیں۔ پہلے ہم "بانگ۔ بے ہنگام" کی صریح و واضح غلطیاں دکھلاتے ہیں۔ لکھا ہے :-

(۱) قادیانی بھی زمانہ میں عجب حضرات ہیں
چیستاں ہیں مضحکہ ہیں یا کہ مزغرفات ہیں

مزغرفات کوئی لفظ نہیں۔ یہ بانگ بے ہنگام کی لغوی لغویت ہے۔

(۲) "بشنوم بار خلافت قادیان برداشتند"
بشنوم کا استعمال بے موقعہ ہے، پھر برداشتند کا فاعل کون ہے۔ اگر قادیاں ہے تو ظاہر ہے۔ کہ لفظ قادیان جمع نہیں۔

(۳) "اور سلطان المعظم ترک سے ہو بر کران"
"ہو" بمعنی ہو کر بیہودہ استعمال ہے۔

(۴) "جب کہ قائل ہیں خلافت حقہ کا اک جہان کو"
سبحان اللہ کس قدر نفیس اور موزون مصرعہ ہے، شاعری کا تو خاتمہ ہی کر دیا۔

(۵) "بلکہ لعنت بھیجتے ہیں روز بے فرمان کو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمان تو بہت ہوتے ہیں - مگر "بے فرمان" جناب ناسی کی شاعری کے بطن سے ہی پیدا ہوا ہے "بھر" "پر" کی جگہ "گو" فرما کر خوب بے پَر کی اوڑائی ؟

(۶) "صوفیوں پر نکتہ چینی طعن و تشنیع یہ کریں" "تشنیع" کی عین کو کھا گئے - یا پی گئے - شاید تشنہ ہونگے - کیونکہ تقطیع میں اس جگہ عین آہی نہیں سکتا - اس لئے یہ مصرعہ افسوس کے لنگڑا ہی رہا !

(۷) رہبر و راہِ ضلالت مقتدائے جہل ہیں
کور باطن، کج خیال و ناسمجھ بے عقل ہیں

"کج خیال و ناسمجھ" کی واؤ عاطفہ نے ناظم کی سمجھ کو کج کر دیا - اور قافیہ تنگ کر کے ان کی عقل کا جوڑ جہل سے ملا دیا ! ے

برین ناظمیت بباید گریست

(۸) "پھر نبوت کونسی یہ جس کی شہرت ہے ہمی" "جس کو سن کر آتی ہے ہر اک مسلماں کو خوشی" اپنے عقیدہ کے خلاف سن کر خوشی آنا نئی من گھڑت ہے - مگر حق برزبان جاری ؛ سچ ہے - کہ مسیح موعودؑ کی نبوت کی شہرت سن کر مسلمان کو تو خوشی ہی ہوتی ہے - اور کیوں نہ ہو - کہ مسلمان ہر نبوتِ حقہ کا شیدا ہوتا ہے ؟

(۹) ہم نے مانا ترک و ہندی عرب و عجمی ایک ہیں ! لفظ "عرب" اور "عجم" کی کمر توڑ کر خوب لیاقت کا اظہار کیا -

(۱۰) "وہ مدبر ہند ہیں یہ ہند میں نادان ہیں" مدبر ہند کی اضافت نے ساقط ہو کر ناسی کوہ سوار کو ذلت و ندامت کے گڑھے میں گرا دیا ہے -

غلطیاں تو بہت ہیں - مگر ہم نے صرف چند بیان کر دی ہیں - اگر اس نظم کا لکھنے والا میرا شاگرد ہوتا - تو میں خوب گوشمالی کرتا ::

اب نظم کے جواب میں متانت کے ساتھ نظم لکھی جاتی ہے :-

احمدی قوت کے آگے اہل باطل مات ہیں
روز روشن کی طرح ظاہر یہ سب حالات ہیں
احمدی فضلِ خدا سے شاد و خوش اوقات ہیں
احمدِ مرسل کے دشمن موردِ آفات ہیں
کیں تہیدستان ز گستاخی ادب بر داشتند
اولیاء و انبیاء را ہمچو خود پنداشتند
رحمت رب سے ہوئے ظاہر مسیح قادیاں
خوب قایم کر گئے دنیا میں ایمان و اماں
شاہد ناطق ہے ان کی راستی کا اک جہاں
گوشے گوشے میں ہے اُنکے نام کا سکہ رواں
جو نہ پہچانے انہیں افسوس اُس نادان پہ
اس کے علم و عقل پر ایمان پر عرفان پر
دشمنِ مہدئ دوراں وقفِ حیرانی ہوئے
حکمت ایماں کو بھولے محو نادانی ہوئے
آپ ہی وہ اپنے حق میں دشمنِ جانی ہوئے
چھوڑ کر سچے مسیحا کو وہ خود فانی ہوئے
مسجد و قرآن سے اب انکے دل اکتا گئے
مذہبِ حق اور پیغمبر سے وہ گھبرا گئے
موج طغیانی عصیاں میں گھرے رہتے ہیں وہ
بحر ظلمت کی بھنور میں رات دن بہتے ہیں وہ
رنج و غم درد و مصیبت ہر گھڑی سہتے ہیں وہ
اس پہ طرہ یہ کہ پھر شوخی سے یوں کہتے ہیں وہ
ہم مسلماں ہیں ہمارا کوئی بھی ثانی نہیں
کبر کی یہ بات پر، اللہ نے مانی نہیں
گو مٹے جاتے ہیں وہ ارضِ حرم کے نام پر
درحقیقت وہ نہیں ثابت قدم اسلام پر
شوق و رغبت سے نہیں کرتے عمل احکام پر
صبح کا جو کام ہو چھوڑیں اسے وہ شام پر
ایسی حالت پر بھی وہ محو غرور و ناز ہیں
غیر کی تحقیر کرنے میں بہت طناز ہیں
بانگ بے ہنگام ہے آوازۂ مرد سفیہ
جس کو شایع کر رہے ہیں اتحاد و الفقیہ
شاعرِ کوہی کی جس نے ہم کو دکھلائی شبیہ
مثل ناظم نظم بھی ناکارہ ہے لاریب فیہ
گوش ناسی سن لیا - یہ نعرہ اسلام ہے
بانگ بے ہنگام ہے خنک بانگ ہنگام ہے
فوج احمد کو نہ چھیڑو ہوش میں آؤ ذرا
لشکر محمود سے کس کو ہے اب تاب وغا
ہر مخالف کے یہاں اوسان ہوتے ہیں خطا
بہرِ نصرت ساتھ ہے اپنے جلال کبریا
ہم رسول اللہ کی امت کے وہ افراد ہیں
خدمت دیں کیلئے جو قیس میں فرہاد ہیں
خدمت دیں کے لئے وہ وہ ہمارے کام ہیں
جنسے شاہ ترک بھی محروم ہیں" ناکام ہیں
مرکز تثلیث میں ہم داعئے اسلام ہیں
عاشق دیں ہم حبر گی اللہ کے خدام ہیں
ہم نہیں کرتے ہوائے نفس سے یہ ادعا
ہے یہ فضل کبریائی لاہے یہ فیض مصطفےٰ
ہم خدا کے فضل سے ہیں مورد لطف و کرم
خاص رحمت سے ترقی پا رہے ہیں دم بدم
دشمن جانی ہمارے ہو کے وقف رنج و غم
جلرہے ہیں، جارہے ہیں، جائینگے ملک عدم
جا بجا آوازۂ اسلام ہم پھو بجائیں گے
گوشے گوشے میں خدا کے دین کو پھیلائینگے

خلافت محمود و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین

منتجۂ پیام بلڈنگ نے ایک رسالہ "المصلح الموعود" شایع کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے متعلق (جو حضور نے اپنے بیٹے کے مصلح موعود ہونے کی بڑے زور سے فرمائی تھی) اپنی تفہیم اور نبوت شناسی کا ثبوت اس طرح دیا تھا - کہ بیٹے سے مراد حقیقی بیٹا نہیں - بلکہ روحانی بیٹا مراد ہے - جو مسیح موعود علیہ السلام سے چار سو سال بعد پیدا ہو کر اس پیشگوئی کا مصداق ہوگا جو یہ ہے :-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا * جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

اس پیارے جد و جہد اور ایم اے اینڈ کو کے کارخانہ کی ساخت کا مندرجہ عنوان جواب مدلل ناقابل تردید اور مسکت خصم مگر دلچسپ اور پُر لطف خاکسار ایڈیٹر فاروق نے دیا تھا جن احباب نے ... آج تک نہیں پڑھا - وہ ضرور اس کو منگا کر ملاحظہ کریں اگر واقعی ایسا نہ ہو - جیسا کہ بیج اوپر ظاہر کیا ہے - تو رسالہ واپس بھیج کر مجھ سے قیمت منگالیں - مگر دست ، ایسا نہ ہو - ابھی تک اس کی قیمت ۱ر معہ محصولڈاک ہوگی - یکم جون سے ایک

روپیہ علاوہ محصولڈاک بھیجکر طلب کریں - المشتہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیم اور جدید ہندوؤں کے دوزخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو - فاروق مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء)

سماجی دوستو! ویدک دوزخ کا تھوڑا سا نظارہ آپ کو پرچہ میں دکھلا چکے ہیں - شاید اس کو دیکھتے ہوئے تمہیں عالم آخرت کی یاد آگئی ہو - دل پسیج گئے ہوں - یا اپنی حالتیں دیکھتے ہوئے - دل سے آہ نکلی ہو - اور تم نے اصلاح کی طرف کچھ قدم بھی بڑھایا ہو - مگر پوری طرح نہیں - اس لئے "ہندو نرک" کے باقی ماندہ حصہ کا نظارہ آپ کے لئے ضروری ہے - جس کو بچشم خود دیکھتے ہوئے اس دنیا کے بعد کا نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے پھر جائے - اور تم نبیوں کی ہتک و توہین کرنے سے باز آؤ ۔

رشی بولے - کہ اب مجھ سے "اپر نشٹھ نرک" کا بیان سنو - جماد، قیام رکھتے ہوئے دوزخی ناقابل برداشت دکھ اور درد کا احساس و تجربہ کرتے ہیں جو اپنے دھرم میں مستعد براہمنوں کا قتل یا بیخکنی کرتا ہے - ان کو باندھ کر چکر سنکر دوزخ میں لے جاتے ہیں - وہ چکر اور گھٹی نیتر گنہگار لوگوں کے دکھ کا باعث ہوتے ہیں - کوئی کوئی جاندار اس چکر کے اوپر پروئے جاکر گھمائے جاتے ہیں - اکثر ہزار برس تک اس حالت میں رکھے جاتے ہیں ۔ (الامان) کئی گنہگار لوگ چھوٹے گھڑے کی مانند اس میں قیام کرنے کیلئے مجبور ہوتے ہیں - اسی گھٹی نیتر (ایک قسم کی کل) کے ذریعہ گھومتے ہیں - اور بار بار خون میں لت پت ہوتے ہیں - ان جانداروں کی آنتیں وہاں منہ سے نکل آتی ہیں - اور خون کی دھاریں بہتی ہیں - (اُف) - اور آنکھیں نکل آتی ہیں - اس جگہ جاندار اس قسم کے مصائب و آلام سے دکھی ہو کر بہت ہی مجبور و مجبور اور ناقابل برداشت حالت کو پہنچ جاتے ہیں

اس کے بعد "اسی پتر" نامی نرک کے متعلق بیان کرتا ہوں سنئے - یہ دوزخ جلتی ہوئی آگ سے زمین کو ہزار یوجن گھیرے ہوئے ہے - جو برہچاری کے عہد (یعنی برہمچریہ کو) اور کسی کو ریاضت میں روک ڈالتے ہیں - وہ اس دوزخ میں جاتے ہیں - دوزخی خوفناک اور بہت ہی تیز سورج کی کرنوں سے جھلس کر اس نرک (دوزخ) میں گرتے ہیں - اور اس (دوزخ) میں ایک نہایت ہی دلفریب اور خوشنما جنگل ہے - دیکھنے سے اس کے پتے بہت ہی چکنے معلوم ہوتے ہیں -

مگر اے دوج ستم! (مخاطب) اس کے پتے خنجر کی دھار کی مانند ہیں - وہاں بڑے بڑے بلی کتے بھونکا کرتے ہیں - بھیڑیئے کی مانند اُن کے بڑے بڑے منہ تیز دانتوں والے اور بہت ہی خوفناک ہیں - اس خوشنما جنگل کی ٹھنڈی چھاؤں دیکھ کر بھوک پیاس سے گھبرائے ہوئے جاندار اس میں داخل ہوتے ہیں - مگر داخل ہونے کے معاً بعد ہی بہت دکھی دل سے ہائے ماتا ہائے ماتا کہہ کر روتے ہیں زمین کی حرارت و گرمی سے ان کے پاؤں جل اٹھتے ہیں - وہاں جانے کے بعد ہی ان پر کھنگ گرتے ہیں - تب وہ جلتی ہوئی آگ میں گرتے ہیں - اس کے بعد وہاں خوفناک اور بھیانک سگے ان روتے ہوئے جانداروں دوزخیوں کے اجسام ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں - اے تات! یہ "اسی پتر نامی" دوزخ کا بیان آپ سے کہا - اس کے بعد اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور خوفناک "تپت کمبھ" نام دوزخ کے متعلق بیان کرتا ہوں سنئے!

اس دوزخ کے ہر چہار اطراف آگ کے شعلے بڑے زور سے اُٹھتے رہتے ہیں - اور جلتی ہوئی آگ میں تیل وغیرہ اور لوہ چورن بہت مقدار میں موجود ہے - یم کے دوت (موت کے فرشتے) گنہگاروں کو الٹا کر کے اس آگ میں ڈالتے ہیں جو لوگ دھرم شاستر (دینی کتب) اور تیرتھوں کو بدنام کرتے ہیں - جو نیک چلن اور باعفت و عصمت عورت کو بغیر کسی جرم اور گناہ کے چھوڑ دیتے ہیں - وہ اس لوہ کمبھ نرک میں ڈالے جاتے ہیں - اسی وقت ان کے جسم پھٹ جاتے ہیں - اور چربی نکل آتی ہے - اس طرح وہ آگ میں خوب پکائے جاتے ہیں - ان کی آنکھیں اور تمام ہڈیاں پھوٹ جاتی ہیں - اور خوفناک طریقہ سے سب کچھ چھن من کر دیا جاتا ہے - اور بہت تیز اڑنے والی گدھیں ان کو وہاں سے اٹھا کر اس میں ڈالتی ہیں - اور وہ کھولتے ہوئے تیل میں ڈالے جاکر ایک سے ہو جاتے ہیں - (یعنی مخلوط) اس کے بعد یم دوت ان گنہگاروں کو خوب کوٹ کر بہت بھاری تیل کے گڑھے میں ڈال کر خوب پھینٹتے ہیں - ہے پتا! میں نے ان تپت کمبھ وغیرہ کا بیان تفصیل سے بیان کر دیا "

ایہاالاحباب! کبھی آپ کے سامنے سماجی دوست دوزخ کے متعلق زبان طعن دراز کریں - تو آپ ان کے آگے اس مضمون کو دیں - ہم امید واثق رکھتے ہیں - کہ اس کو دیکھتے ہوئے پھر کبھی آپ کے منہ نہ آئیں گے - یہ مختصر سا تذکرہ ہے - اور بھی اس قسم کے حالات مختلف پورانوں میں پائے جاتے ہیں - مگر ہم مارکنڈے پوران کے اس بیان پر ہی اکتفا کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں - بوقت ضرورت اور بھی پیش کر سکتے ہیں ۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

رفیق حیات

یہ ایک طبی رسالہ قادیان سے نکلتا تھا - آئندہ اس کے ایڈیٹر مولوی محفوظ الحق صاحب علمی مقرر ہوگئے ہیں مولوی صاحب نے اس رسالہ کو طبی مضامین کے علاوہ علمی - ادبی - وغیرہ مفید مضامین کا گنجینہ بنانا چاہا - امید ہے کہ اب خوب ترقی کرے گا قیمت سالانہ صرف دو روپیہ معہ محصولڈاک - پتہ دفتر رفیق حیات - قادیان - گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ابوالقاسم سیف بنارسی کا عقیدہ وفات مسیح کے متعلق

(از حافظ سلیم احمدی صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیانی)

ہرج اوقات نہ ہووے تو اجازت دیجے
ہم بھی حال دل ناشاد سنائیں دم بھر

ناظرین: شہر امرتسر میں ۱۵ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر تھی - قادیان سے اکثر احباب سننے کے لئے گئے تھے - ہم خدام طلباء مدرسہ احمدیہ بھی پہنچے - امرتسر پہنچ کر ہم کو خیال آیا - کہ چلو مولوی ثناء اللہ ہداہ اللہ سے بھی مل آئیں - بایں غرض ہم مولوی فاضل جلال الدین صاحب کی معیت میں مولوی صاحب کے مکان پر پہنچے - دفتر میں جاکر دیکھا تو مولوی صاحب ندارد مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی لیٹے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے - ہم بھی جاکر بیٹھ گئے - دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ مولوی صاحب ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائیں گے - خیر ہم بیٹھے رہے - مولوی ابوالقاسم صاحب نے پوچھا - کہ آپ کہاں سے آئے ہیں - میں نے کہا - کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھتے ہیں - کہنے لگے - کہ یہاں کیوں آئے ہو - میں نے کہا - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے ملنے کے لئے - پھر مولوی صاحب نے کہا - کہ صرف مولوی صاحب سے ملنے کی خاطر قادیان سے یہاں آئے ہو - میں نے کہا - کہ نہیں ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر ہے - اس لئے ہم قادیان سے آئے ہیں - اتنی گفتگو کے بعد پھر مولوی صاحب خاموش ہو گئے ہم بھی خاموش بیٹھے رہے - جب زیادہ دیر ہوگئی تو میں نے کہا - کہ مولوی صاحب میں نے آپ کو شہر اٹاوہ میں دیکھا تھا - کیا آپ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی تو نہیں - کہنے لگے ہاں کیا تم اٹاوے میں رہتے ہو - میں نے کہا - جی ہاں میں اٹاوہ کا باشندہ ہوں - مولوی صاحب اتنا کہکر پھر خاموش ہو گئے - آخر پھر میں نے سلسلہ کلام یوں شروع کیا -

حافظ - مولوی صاحب ختم نبوت کے متعلق کچھ ارشاد فرمایئے؟

مولوی صاحب - مولوی ثناء اللہ کی کتابیں پڑھو

حافظ - مولوی صاحب کی کتابیں الہامات مرزا وغیرہ ہم نے پڑھیں ہیں - ان میں ختم نبوت کے متعلق کوئی بحث نہیں - صرف حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر نکتہ چینی کی گئی ہے اور کچھ نہیں - مولوی ثناء اللہ صاحب نے ختم نبوت کے متعلق ابھی تک کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی - اور نہ کبھی کوئی تقریر کی -

مولوی صاحب - انہیں میں سب کچھ آ جاتا ہے نبوت کی بحث بھی آ جاتی ہے -

حافظ - مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی خاموش ہو کر پھر اخبار پڑھنے لگے - ذرا دیر کے بعد میں نے کہا - اچھا مولوی صاحب حیات مسیح کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے - ہم متمنی ہیں - کہ آپ کوئی دلیل بیان فرمائیں -

مولوی صاحب - سرسید نے لکھا ہے - کہ حضرت مسیح مر گئے۔

حافظ - ہاں سرسید نے لکھا ہے - اور ثابت کیا ہے - کہ حضرت مسیح ناصری وفات پا گئے -

مولوی صاحب - بس ٹھیک ہے -

حانفظ - نہیں آپ کا کیا عقیدہ ہے - کیونکہ آپ تو (اہلحدیث ہیں -

مولوی صاحب - نہیں میں اہلحدیث نہیں ہوں مسلم ہوں - میرے نزدیک تو مسیح ناصری اور مسیح قادیان دونو مر گئے - میرا مذہب سب سے علیحدہ ہے؛

خافظ - کیا اہلحدیث کہنا بدعت ہے -

مولوی صاحب - نہیں نہیں بدعت نہیں - مگر میں اپنے کو مسلم کہنا پسند کرتا ہوں -

حافظ - آپ لوگ حنفی شافعی نام کو کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے - اس لئے میں نے خیال کیا - کہ شاید اہلحدیث نام رکھنا بھی بدعت ہوگا - پھر میں نے کہا - کہ مولوی صاحب جب آپ حیات مسیح کے عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتے - تو آپ کیوں علی الاعلان اس بات کا اظہار نہیں کرتے - کہ حضرت مسیح مر گئے - اور بحیثیت عالم دین ہونے کے آپ کا فرض ہے - کہ آپ لوگوں کو بتلائیں - کہ یہ عقیدہ غلط ہے - اور گمراہی ہے -

مولوی صاحب - نہیں میرا فرض نہیں - مجھے کیا ضرورت میرا مذہب ہی اور ہے -

حافظ - کیوں صاحب؟

مولوی صاحب - یہ کوئی ایسی بات نہیں - کہ خدا قیامت کے روز ہم سے پوچھے - نہ اس پر مذہب کا دارومدار ہے - معمولی بات ہے - لوگوں کے عقیدہ سے ہم کو کیا غرض میں نے کبھی اس کے متعلق کوئی تقریر نہیں کی - اور نہ کبھی کوئی تحریر لکھی - جن کا یہ عقیدہ ہو - ان سے جاکر پوچھو -

حافظ - مولوی صاحب نے یہ کہکر پھر خاموشی اختیار کر لی - اور اخبار پڑھنے لگے - ہم بھی خاموش ہو گئے - کچھ وقفہ کے بعد پھر میں نے کہا - کہ مولوی صاحب سچے اور جھوٹے کے پرکھنے کا کیا معیار ہے - ایک شخص اوٹھ کر نبوت کا دعوی کرتا ہے - ہم کس طرح معلوم کریں - کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا - اور خدا کا ہمیشہ سے یہ قانون ہے - کہ دنیا میں جب کبھی فسق و فجور شرک و بدعت کی گرم بازاری ہوتی ہے - اور لوگ رو بدنیا ہو جاتے ہیں - تو خدا تعالے اپنی طرف سے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے - تاکہ لوگوں کے اصلاح کرے - اور ابوداؤد کی حدیث میں آنحضرت صلعم فرما چکے ہیں - ان اللہ یبعث لھذا الامۃ الخ کہ میری امت میں ہر صدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ایک مجدّد آتا رہے گا۔

مولوی صاحب ۔ ہر ایک صدی کے مجدّد بتاؤ۔ کونسی صدی پر کس کس نے دعویٰ کیا ہے۔

حافظ ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجدّد الف ثانی صاحب نے دعویٰ کیا اور پہلی صدی کے مجدّد حضرت عمر ابن عبدالعزیز تھے۔

مولوی صاحب ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے کہاں دعویٰ کیا ہے۔ دکھاؤ ؟

حافظ ۔ تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ صاحب کی کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے صاف طور پر مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

مولوی صاحب ۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی سوائے حجۃ اللہ البالغہ کے اور کوئی کتاب ہی ثابت نہیں ۔

حافظ ۔ یہ سن کے مولوی جلال الدین صاحب نے جواب دیا۔ کہ حدیث صحیح ہے ۔ تو آپ کیوں نہیں تسلیم کرتے ۔

مولوی صاحب ۔ میں نے حدیث کا کب انکار کیا ہے ۔

مولوی جلال الدین صاحب ۔ جب آپ کو حدیث کا صحیح ہونا تسلیم ہے ۔ تو آپ ہم سے کیوں مطالبہ کرتے ہیں ۔ کہ ہر صدی کے مجدّد کا نام بتاؤ۔ جس طرح آپ کا حق ہے ۔ اسی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ ہم آپ سے مطالبہ کریں ۔ کہ آپ نام بتائیں ۔ کیونکہ آپ بھی ہماری طرح حدیث کو صحیح جانتے ہیں یہ گفتگو ہو رہی تھی ۔ کہ اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے قدم رنجہ فرمایا ۔ ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے ۔ میں نے کہا ۔ مولوی صاحب شاید آپ سو کر اٹھے ہیں ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا ہاں سو کر اٹھا ہوں ۔ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہم میں سے ایک نے کہا ۔ قادیان سے ۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا کس لئے آئے ہو ہم نے کہا ۔ کہ آپ کا نیاز حاصل کرنے کی خاطر چلے آئے ہیں ۔ اور ہم سب مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پاتے ہیں ۔ سب طالب علم ہیں سوائے ان مولوی جلال الدین صاحب کے کہ یہ مولوی فاضل ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا ۔ کونسے ؟

مولوی جلال الدین صاحب نے کہا ۔ کہ میں ہوں۔

پھر مولوی جلال الدین صاحب کے ایماء سے میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھا ۔ لو تقوّل علینا بعض الاقاویل الخ کی تفسیر فرمایئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ۔ "وہ تو ہو چکی"۔ شاید اس سے مولوی صاحب کا یہ مطلب ہوگا ۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم فوت ہو چکے ہیں ۔ اس لئے اب اس کی تفسیر کی ضرورت نہیں رہی ۔ کیونکہ آپ کے نزدیک یہ قضیہ شخصیہ ہے ۔ یا مولوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہوں ۔ کہ مسیلمہ کذّاب رسول اللہ کے بعد زندہ رہا ۔

نتیجہ ۔ ناظرین پر چھوڑتا ہوں ۔ انصاف پسند طبائع خود ہی اس سے سمجھ لیں ۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق درباره لو تقوّل علینا الآیۃ کیا ہے ؟

دنیا کی خبریں

مسئلہ ٹرکی کا آخری فیصلہ کب ہو گا؟

(لنڈن - ۱۹ - اپریل) سان ریمو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۱۹ ۔ اپریل کو صلحنامہ ترکی پر بحث ہوئی ۔ اور شرائط صلحنامہ حوالے کرنے کے لئے ترکی ڈیلیگیٹوں کو ۱۰ ۔ مئی کو پیرس میں حاضر ہونے کے لئے طلب کیا گیا ہے ۔

سابق قیصر کی نگرانی

(لنڈن - ۱۹ - اپریل) مسٹر گریجن ڈوایل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بونرلا نے دارالعلوم میں کہا ۔ کہ ہالینڈ نے سابق قیصر کی شخصیت اور اس کی خط و کتابت اور بیرونی دنیا سے اس کے تعلقات کی نگرانی کرنے کی تمام ذمہ واری قبول کر لی ہے ۔ اس لئے اس کو صوبہ اٹرخت کے اندر رکھا گیا ہے ۔ اتحادیوں نے ہالینڈ کو آمادہ کرنا چاہا تھا کہ دوسری قسم کی کارروائی کرے ۔ لیکن اس میں ان کو کامیابی نہیں ہوئی ۔ اس پر اتحادی کسی طاقت کو کام میں لانا نہیں چاہتے ۔

غیر شادی شدہ لوگوں پر ٹیکس

فرانس کے چیمبر نے کل ایک قانون پاس کیا ۔ کہ غیر شادی شدہ پر ۵ فیصدی انکم ٹیکس مزید عاید کیا جائے ۔

صوبجات کے مابین گیہوں کی آمد و رفت کی اجازت

اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ یکم مئی سے گندم اور چنے کی .. ہندوستان کے صوبجات کے مابین آمدورفت کی بندش اٹھادی جائے گی ۔ لیکن شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں یہ بندش قائم رہے گی ۔

انخلائے وہیر ۔ (برلن - ۱۹ - اپریل) بقول اخبار ووخنی ڈیلنگ اس امر کے روز افزوں آثار پائے جاتے ہیں کہ فرانسیسی فوج رفتہ رفتہ رائن کے نئے پل کے سرے کو خالی کرتی جاتی ہے اس وجہ سے کہ جرمنی کی کچھ فوج روہر سے واپس آرہی ہے ۔ فرانسیسیوں نے فرینکفرٹ کا مشرقی علاقہ خالی کر دیا ہے ۔ اور اوفن بیچ اور ہامبرگ میں کوئی فرانسیسی فوج موجود نہیں ہے ۔ ایک نیم سرکاری جرمن مظہر ہے ۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے ۱۴ ۔ اپریل کو روہر کے تخلیہ کا حکم دیدیا ہے ۔

اناطولیہ میں جنگ ۔ (قسطنطنیہ ۱۹ ۔ اپریل) قوم پرستوں نے اناطولیہ کے مقام تمرتاکیوئی پر حملہ کیا ۔ اور وہ یونانی آبادی کو مغلوب کرنے کا اقدام کر رہے ہیں چند غیر فیصلہ کن لڑائیاں ہوئیں ۔ مصطفیٰ کمال نے فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ وہ سلطان کے احکامات کی تعمیل نہ کرے ۔ اور آئین پسندوں کے خلاف اعلان جنگ کرے ... جنوبی اناطولیہ سے بھی اسی قسم کی متوحش خبریں آئی ہیں ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب ؛ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا ۔ اور ایم قاسم علی پروپرائیٹر نے فاروق منزل سے شائع کیا)